جناب جسٹس ایس۔ اے۔ رحمٰن

غزل

نیازو ناز میں حائل حجاب ہو نہ سکا
حریفِ شعلہ نگاہاں نقاب ہو نہ سکا

نہ تابِ شکوہ رہی جب وہ مسکرا کے ملے
سوال ایسا تھا جس کا جواب ہو نہ سکا

اتر کے آنکھ میں آنسو کم اعتبار ہوا
شرارہ بن کے گرا، آفتاب ہو نہ سکا

پہونچ کے چشمۂ حیواں پہ تشنہ کام رہا
خرابِ عشق اسیرِ سراب ہو نہ سکا

نشاط و ذوقِ عمل سے خیال دور رہا
الجھ کے دامِ خرد میں جو خواب ہو نہ سکا